رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۰۷

ڈھانڈورا محمدی ڈھانچی رسول

نانک قدرت دیکھکر خودگئی سب بھول

KHILAFAT LIBRARY

یھدی اللہ لنورہ من یشا ۹۶

نور

ہفتہ روزہ اخبار مسلمانان پنجاب و ریاست پٹیالہ

تاریخ اشاعت یکم دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء

نمبر ۵ | ایڈیٹر۔ شیخ محمد یوسف (نومسلم) سابق سورن سنگھ کمار و دوان | جلد ۲

ضوابط

(۱) یہ پرچہ مہینے مین دو دفعہ شائع ہوتا ہے

(۲) عام قیمت سالانہ صرف ششماہی ایک روپیہ (عہ) واعظین اور طلباء سے صرف پیشگی۔

(۳) امرائے عظام سے انیانری قیمت (ص) سالانہ جو کچھ عطار کرین وہ عطیہ تصور ہوگا۔ اور ایسے حضرات کے اسمائے گرامی سرپرستانِ اخبار ہذا کی فہرست مین درج ہون گے۔

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیون اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت بیان کرنا۔

(۲) آریون اور عیسائیون کے حملون سے اسلام کو بچانا

(۳) الزامات کے گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا۔

(۴) تاج برطانیہ کی خیر خواہی۔ سکھ قوم مین بابا نانک جی کی تعلیم کا پرچار کرنا۔

اگر ضرورت ہو تو طلب فرمائین

KHILAFAT LIBRARY

ہر قسم کی جیبی گھڑیان

ٹراسکوپ سسٹم ریلوے ریگولیٹر۔ قیمت عہ سے صہ روپیہ تک

کلائی پر باندھنے کی رسٹ واچین " ے " ے " " "

ویسٹ اینڈ واچ کمپنی کی مشہور و معروف گھڑیان " ے " صہ " " "

ٹائم پیس معمولی اور امریکن بی ٹائم پیس " ۲ " ص " "

جاپانی آفس کلاک اور امریکن ایسونیا کلاک " ے " صہ " "

ڈریسنگ کیس اور لیڈیز کی سلائی کی مشینین اور ان کے پرزہ جات بھی ہمارے ہان فروخت ہین۔ مال عمدہ باکفایت اور دیانتداری سے روانہ کیا جاتا ہو فرمائش کرتے وقت اپنا خوشخط نام اشیاء مطلوبہ اور اسکی کیفیت اور تخمیناً قیمت ضرور تحریر فرمایا کرین

لودیانہ کے نایاب تحفے

سر کو باندھنے کی سادہ اور صوفیانہ لنگیان۔ کلاہ و دریان ساختہ لودیانہ اور جفت پاپوش خاص ساختہ لودیانہ جو سادگی سبک پن مین اور مضبوطی کی وجہ سے دور دراز تک تحفہ بھیجی جاتی ہین۔ ہماری معرفت منگوائین

المشتہر۔ شیخ محمد شفیع احمدی۔ سوداگر چوڑا بازار لودیانہ

(اسلامیہ سٹیم پریس لاہور مین چھپکر شیخ محمد یوسف پبلشر کے لئے قادیان سے شائع ہوا)

قرآن شریف کی تعظیم کرو

ہمارے ہادی سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام من رب العالمین کا یہ فرمان ہے۔ کہ میری امت کی عبادتون مین سے سب افضل اور اعلیٰ عبادت تلاوت قرآن مجید ہے۔

اور پھر فرمایا کہ قیامت کے دن کوئی فرشتہ اور پیغمبر قرآن پاک سے بڑھ کر حق تعالےٰ کے نزدیک شفاعت نہین کر سکتا اور پھر فرمایا۔ کہ آدمی دنیاوی مشغولیون اور حرص و ہوا مین پھنس کر زنگ خوردہ لوہے کی طرح ہو جاتا ہے اور وہ زنگ قرآن شریف کی تلاوت اور موت کے خوف سے دور ہو جاتا ہے۔ مبارک ہین وہ انسان جو اس گیان کی بھٹی مین پڑ کر قسم قسم کے زنگون کو دور کرتے ہین۔ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اب مین دنیا سے جاتا ہون۔ لیکن تم مین دو باتیں چھوڑ جاتا ہون۔ جن مین ایک بولنے والا اور دوسرا خاموش ہے۔ بولنے والا قرآن مجید ہے۔ اور خاموش موت ہے۔ مبارک ہے انسان جو ان متفق ناصح سے مستفیض ہوتا ہے۔ قرآن شریف وہ کتاب ہے جسمین معرفت تامہ کے گیان کا بھنڈار بھرا ہوا ہے اور موت ایک ایسی چیز ہے۔ جو ہر آن دنیادار کو اس دنیا کی بے ثباتی کا ثبوت دے رہی ہے۔

مگر اب سوال ہے تو یہ کہ کیا ہم نے اپنے ہادی کے ارشاد پر عمل کیا۔ کیا ہم قرآن شریف کی تلاوت کو سب عبادات سے بڑھ کر سمجھتے ہین۔ کیا قرآن شریف کی تلاوت سے ہماری بد ایمان زنگ کی طرح چھوٹ رہی ہین کیا قرآن مجید ہم کو ٹھیک اس واعظ برحق کا قائم مقام معلوم ہوتا ہے۔ آؤ۔ بھائیو! ذرا اپنے گریبان مین منہ ڈال کر دیکھین۔ آہ! ہم نے دیکھا۔ ہمارا دل گواہی دے رہا ہے۔ کہ ہم مسلمانون مین ہزارون بلکہ لاکھون ایسے ہین۔ جو قرآن مجید سے بہت دور پڑے ہوئے ہین۔ ہم مسلمانون مین ہزارون ایسے ہین جو قرآن مجید کی عبادات کو متعلق سمجھ ہی نہین سکتے وہ زیادہ سے زیادہ صرف اس کے جسم کی تعظیم کرتے ہین۔ اور بس۔ مگر فی زمانہ وہ بھی کم ہوتے جا رہی ہے۔ آہ! اس کا تماشا دیکھنا ہو۔ تو صبح اٹھ کر مسلمانون کے بچون کو دیکھئے۔ جو بجائے "الحمد للہ رب العالمین" کے کہنے کے Cat کیٹ معنے بلی اور Rat ریٹ معنے چوہا کی گردان کو رٹ رہے ہونگے یہ کیون؟ جواب صاف۔ جب والدین نے کبھی قرآن شریف کو اٹھا کر نہین دیکھا۔ تو پھر بچے کا کیا قصور۔ جس کی عادات والدین کا عکس ہے۔ اگر کسی کو قرآن شریف پڑھتا دیکھا بھی جاوے۔ تو اسکی مثال بعینہٖ ایسی ہے۔ جو اوپر کے سکڑون کو کھا رہا ہے اور مغز کو پھینک رہا ہے۔ یعنی روان پڑھے گا۔ مگر اس کی رُوح یعنے مطلب سے اُسے کچھ تعلق نہین۔ اس کی مثال بعینہٖ دوکاندار کے اُس طوطے کی طرح ہے۔ جو

لٹ پٹ پنچھی چتر سجان
سب کا داتا سری بھگوان

کی نقل تو ہو بہو اُتار دے گا۔ مگر مطلب خاک بھی نہین سمجھے گا۔ اسی وجہ سے ایسے لوگون پر تلاوت کا اثر بھی کچھ نہین ہوتا۔ زندگی بھر سینکڑون کتابین ختم کر ڈالین گے۔ ہزارہا قصے کہانیون اور بادہ گو کتابون پر عبور کر جاوینگے۔ مگر ہائے قرآن شریف جیسی اعلیٰ اور ارفع رتن کو نہین پڑھین گے۔

KHILAFAT LIBRARY

ابتدائے اسلام مین کیون مسلمان نیکیون سے مالا مال تھے۔ کیون وہ راہ چلتے مسافر کو اپنا گرویدہ بنا لیتے تھے۔ کیون ان کی ادنےٰ سی توجہ سے آتشکدون کی دائمی آگ ہمیشہ کے لئے سرد ہو گئی کیون ان کی نظر کیمیا نے دام مارگی مست کو جس نے دنیا مین سنڈاس پیدا کیا ہوا تھا۔ گیان کی بھٹی مین جلا کر دگنی کر دیا۔ کیون ان کی ادنےٰ سی توجہ نے تیس کروڑ بتون کو توڑ چھوڑ کر اللہ اکبر کا نعرہ بلند کروایا۔ کیون ان کی ادنےٰ سی ہمجولی دہریت کے بھوت کا کچھ مر نکل گیا۔ جواب صاف کہ وہ قرآن شریف کے معنون سے غافل نہ تھے۔ وہ اس کی ہر روز تلاوت کرتے تھے۔ معانی مین تدبر کرتے اس کے احکام پر لپے تن۔ من دھن سے عمل کرتے۔ قرآن شریف کی آیات مثل کہاوتون کے ان کی زبان پر جاری تھین ادنےٰ سے ادنےٰ درجہ کا مسلمان بھی قرآن شریف کو اپنا حاکم سمجھتا تھا۔ مگر آجکل وہ حالت نہین "ہیر رانجھا" "سسی پنون" وغیرہ کی واہیات اور مخرب اخلاق کہانیون کو فر فر پڑھ کر سنائین گے۔ ہملٹ اور شیکسپیر کے مقولون کا تانتا باندھ دین گے۔ ہائے اگر نہین آئے گی۔ تو قرآن شریف کی کوئی آیت!

کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ اس اعلیٰ اور افضل کلام کریم کے مقابل جو اللہ جلشانہٗ کا کلام ہے اس کے جوڑ کا کوئی اور کلام بھی ہو سکتا ہے۔ کوئی خود ساختہ نصائح کی کلام یا کتاب بھی اس کے ہم پلہ ہو سکتی ہے۔ حاشا و کلا۔ آہ! پھر کیا غضب ہے کہ قرآن شریف کو اس عزت کی نگاہ سے بھی نہین دیکھا جاتا جیسا اپنے ادنےٰ دوست کے خط کو۔ ایک آدمی کو سخت پیاس لگ رہی ہو۔ جون۔ جولائی کا مہینہ ہو۔ ٹھنڈے ٹھار پانی کا کٹورہ ہاتھ مین ہو۔ مگر پوسٹمین جا کر اس کو خط دے۔ تو وہ کٹورہ کو زمین پر رکھ کر پہلے خط کو پڑھے گا۔ بعد مین پانی پیئے گا۔ یہ تو دوست کے خط کی عزت ہے۔ جس کو قرآن شریف کے مقابلہ مین رام رام اور ٹین ٹین کی نسبت ہے۔ جب صورت حال یہ ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ہم قرآن شریف جیسی احسن اور افضل کتاب کے درشن نہین کرتے جواب صاف۔ کہ اسلام کی عظمت اور وقعت اور ہمت ہمارے دلون مین نہین۔ حالانکہ یہ اُس ذوالجلال کا کلام ہے کہ جسکی لایزالی جلالت اور عظمت نے بڑے بڑے اور شریر النفس شہنشاہون کو جن کا دماغ اپنے راج پاٹ کے گھمنڈ اور نشہ کے سبب انا ربکم الاعلیٰ سے مخمور تھا۔ پاش پاش کر کے دکھلا دیا۔ کہان ہے وہ فرعون

اور نمرود جو خدائی کا دعوے دار تھے - کہان ہے ہرناکش جو خود الشیور ہونے کا دم بھرتا تھا - کیا پرانے ٹیلے اور سنسان کھنڈرات اس بات کی کافی گواہی نہین دیتے - کہ یہ لوگ بھی کبھی قرحوتی وماغ اور عادی شہودی عبادات جن کے لئے سیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المجرمین کا حکم ہے) کے عادی ہون گے - جن کو خدائی فہرنے یہ جمادی رنگ پہنایا - کہ آج ان کا کوئی نام لیوا بھی نہین - یہ عبرت انگیز واقعات ضرور اُن دلون پر اس کی ہیبت اور سطوت بٹھلاتی ہین - جن کی طبیعت مین غور و تدبر کا مادہ رکھا ہوا ہے - اور مین یہ کہتا ہون - کہ کوئی چیز بھی دنیا مین ایسی نہین پاؤ گے - جو اپنے انوکھے ہونے مین اس بات کی شاہد نہ ہو - کہ میرا صانع کیسی زبردست قوت رکھتا ہے - کہ میرا کوئی بھی جزو بدن اس بات کا مقتضی ہو - کہ اس مین فلان نقص ہے - فارجع البصر ہل تری من فطور - اس اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظمت کے سامنے آسمان جھک رہا ہے اور زمین دبکی ہوئی اور ستارے طواف کر رہے اور ملائک سبوح قدوس کے گیت گا رہے ہین اور مارے ڈر کے لایعصون اللہ ما امرہم اپنے فرائض کو کماحقہ ادا کر رہے ہین - مگر ہائے انسان کیسا کھوٹا دل ہے - یا یون کہنا چاہیئے کہ کیسا ناعاقبت اندیش ہے - انسان کہ خدا نے .. .. اشرف المخلوقات بنا کر تمام بحر و بر پر .. .. حکمران بنا دیا - مگر یہ ایسا کرت گھن اور شقی القلب ہے - کہ تو لا کی عزت کے سامنے اپنے سر کو ذرا بھی نہین جھکاتا -

KHILAFAT LIBRARY

یہ قاعدہ کی بات ہے - کہ جس قدر کسی کی عظمت دل مین جاگزین ہوتی ہے - اُسی قدر اس کا کلام ملحوظ خاطر ہوتا ہے - دُور کیون جائیے - گورنمنٹی پروانہ اور ایک کسی مخلص دوست کا خط نوشت وخواند اور کاغذ مین برابر ہون گے - پھر کیا باعث ہے - کہ پروانہ بحفاظت تمام مع تاریخ وغیرہ تلاش کر کے پاکٹ بک مین درج کیا جاتا ہے - مگر بے چارہ دوست خواہ کیسا ہی تاکیدی خط تاریخ وغیرہ کی حاضری اور مشکوری ظاہر کرے - مگر اچھا دیکھا جائیگا - کہہ کر اپنا دامن چھڑا لیا جاتا ہے - مگر وہان جناب عالی حکم حضور سے اطلاع پائی - کہ فدوی مقررہ تاریخ پر حاضر عدالت ہو جاوے گا - لکھا جاتا ہے - اب دونون کو دیکھا جاوے - مگر دوسرے کو اچھا دیکھا جاویگا - کہہ کر ٹالدیا جاتا ہے - اگرچہ شکل وشباہت مین دونون کا غذ یکسان تھے - لیکن پروانہ کے اندر ایک طاقت در پردہ تھی - جس کی عظمت نے اس پر ایسا اثر کیا - کہ حاضر عدالت لکھا دیا - اور اس رقعہ مین وہ طاقت معظم نہ تھی - جو اس کو مجبور کرتی - کیونکہ پروانے کی عدول حکمی یا عدم توجہی کا لازمی نتیجہ تھا - کہ قید خانہ مین ڈلوائی یا ڈگری بول دی جاتی - لیکن اس دوست کے خط مین یہ خوف بالکل نہ تھا - اس لئے اس کی پرواہ تک بھی نہ کی -

میرے دوستو! اسی طرح شاہی عزت وحکومت رعیت کے امن کے واسطے اُسی حالت مین ہو سکتی ہے کہ وہ اس کے مقررہ قوانین اپنے حرز جان بناوین تاکہ اس کے سایۂ عاطفت مین آرام سے زندگی بسر کرین - ورنہ بصورت عدم قبولیت فرمان شاہی ضرور ہے - کہ وہ شاہانہ عتاب سے معتوب کئے جاوین اور یقیناً وہ اپنی زندگی بھر اس بادشاہ کے ملک مین رہ کر کبھی بھی اپنی چین کی زندگی بسر نہ کر سکین گے - گاؤن مین ایک نمبردار سے مخالفت کر کے ایک آدمی سکھی نہین رہ سکتا - چہ جائیکہ بادشاہ کے ساتھ - جس کے دربار مین وہ نمبردار جوتیون مین ہاتھ باندھے کھڑا ہو - قدیم لوگون کی مثالین اور ان کا طرز عمل پکار پکار کر اس بات کی دوہائی دے رہا ہے - کہ:-

من نہ کردم شما حذر بکنید -

اب یہودیون کی عدول حکمی کا نتیجہ اور اپنی کتاب کی بے عزتی کا صلہ (جو کتاب ان کو قانونی طور پر ان کی بہتری کی راہ بتلا رہی تھی - اور ان کو ہر طرح کی ذلت سے بچانے کے لئے دی گئی تھی -) کو ذرا غور سے ملاحظہ کیجئے - یہ کہانیان نہین - بلکہ عبرتناک سبق ہے - اب یہودیون کو نظر عبرت سے دیکھو - کہ ان سے کوئی بھی بوجہ دباؤ بغضب علی غضب کے اس ہستی کی سرزمین مین اپنی عزت کا نشان قائم نہین رکھ سکتا - اور ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ کا فرد جرم اُن پر لگ چکا ہے - کیا یہ ان کی حالت مقدس کتاب کی بے عزتی کرنے کا نتیجہ نہین - تو اور کیا ہے - ہائے کیا یہ غضب الٰہی کا نظارہ دیکھ کر رونگٹے کھڑے نہین ہوتے - بدن کو لرزہ نہین چھڑتا - پیارو! خدا کی پناہ مانگو ایسے بھیانک نظارہ سے اور عزت کرو اس پیاری کتاب کی جس مین لاریب فیہ کا سارٹیفکیٹ ہے اسکی تلاوت کر کے دین ودنیا مین مظفر ومنصور ہو کیونکہ ہماری دعا بھی ہے -

ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ

مگر بغیر قرآن شریف کی تلاوت کے ظفر ونصرت کا منہ دیکھنا نہ ملے گا - سو پیارو! آؤ دنیا کے کمندون کو بالائے طاق رکھو - اور اس پیاری کتاب کے زرین اصولون کو پڑھ کر لوہے سے کمندن بن جاؤ - کیونکہ قرآن شریف پارس ہے - جس مین لوہے کو کندن بنا دینے کی شکتی موجود ہے - کیا تم نہین جانتے - ہزارون ڈاکو چور اور لیٹرے قرآن شریف کی تابع آ کر غوث وقطب بن گئے - مبارک ہے وہ جو خداوند تعالیٰ کے پروانہ کو بار بار پڑھتے ہین - اب مجھے عیسائیون کی حالت پر بھی افسوس آتا ہے - اور ڈر لگتا ہے - کہ ہائے کہین ایسا نہ ہو جاوے - کہ یہ بھی کوئی خطاب اس لاڈ بالی کے دربار سے حاصل کر لین - ہان مین اتنا کہے بغیر نہین رُک سکتا - کہ انھون نے اندرونی حصہ کتاب مین تو بہت کچھ بے باکی سے کام لیا ہے - لیکن بیرونی طور پر ان کی عزت اور حرمت مین کسی قسم کا نقص نہین آنے دیا بلکہ وہ انجیل مقدس کا نام سنتے ہی سر جھکاتے اور عزۃ کی نگاہ سے دیکھتے ہین - جس پر اون کے خطاب

KHILAFAT LIBRARY

مین اپنی رعائت کی - کہ الضالین سے پکارا گیا - اور ان کو دنیا مین بادشاہ بنا دیا - یہ تو بیرونی کتاب مقدس کا نشان ہے - اب میرے معزز مسلمان بھائی خیال کرین - کہ اول گروہ اس کتاب کو ان کی الہامی کتاب کی تحقیر نے انھین کہان تک پستی مین گرا دیا - اور دوسرے گروہ کو ان کی الہامی کتاب کی تعظیم نے کہان تک عزت اور رتبہ بخشا - کیون نہ ہو - الہامی کتاب ہونے کی یہی قابل قدر گواہی ہے - کیونکہ یہ فطرتی بات ہے کہ انسان اپنی بولی ہوئی بات کا پابند ہوتا ہے - اور اس کے ماننے والے کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا اور عزیز رکھتا ہے - بلکہ جو اس کے قول کی عزت کرے - گو عمل مین کاہل ہی کیون نہ ہو - تو بھی وہ اسکو ایسا برا معلوم نہ ہوگا - جیسا کہ وہ جو نہ ماننے والا - اور نہ عمل کرنے والا ہے - پس انسان جو خدائی صفات کا ایک مظہر ہے - تو پھر کیا وہ رحمٰن رحیم یہ صفت نہ رکھتا ہوگا - فتفکروا -

اب یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہے - کہ الٰہی کتاب کی تعظیم موجب عزت اور حکومت دارینی ہے - وہ قومین جنھون نے الٰہی کتاب کی عزت کی دین و دنیا مین مفلح ہوئین - برخلاف اس کے جنھون نے الٰہی کتاب کی تحقیر کی - وہ موجب عذاب کونین ٹھہرے - کیا اب یہ نہین کہا جا سکتا - کہ مسلمانون پر بھی جو یہ ادبار کی گھٹائین چھا رہی ہین - یہ صرف الٰہی کتاب سے بے توجہی کا نتیجہ ہے - چونکہ اکثر دیکھا گیا ہے - کہ مسلمان عمل تو درکنار اس کی ظاہری حرمت کو بھی ملحوظ نہین رکھتے - تعجب ہے کہ وہ زبردست باعزت کلام جس کے بارے مین

"لو انزلنا ہذا القرآن علی جبل لرایتہ خاشعاً ومتصدعاً من خشیۃ اللہ"

کی صدا بلند ہو رہی ہے - کیا وہ اپنی اس بے حرمتی کا کوئی نتیجہ دنیا پر ظاہر نہ کرے گی - ضرور کریگی -

یہ تو وہ مقدس کلام ہے - جس کے پڑھنے سے روحانی اور جسمانی خرابیان دور ہو جاتی ہین عربون کے بدون پر نظر دوڑا کر دیکھ لو - صرف اس پاک کلام کی وجہ سے وہ اجڈ اور اجہل من الناس مومن بن گئے - جہان ۳۶۵ بتون کی پوجا ہوتی تھین وہان توحید کا چشمہ پھوٹنے لگا - دنیا مین کوئی ایسی کتاب نہین - جو قرآن شریف کے مقابل مین آ سکے - وید مقدس جن کی پکار آریہ سماج پکار رہی ہے - اس کا پہلا منتر یہ ہے -

"اگنی میلے پروہتم"

یعنی آگ ہمارا خدا ہے - پھر انجیل مقدس کو اٹھا کر دیکھ لیجئے - جو فلان ابن فلان کی گردان سے شروع ہوتی ہے -

بدھ عارفنے ویدون کی نسبت گواہی دی ہے کہ اس مین بھولے بھٹکے سچی الٰہی گیان کی تعلیم کا ذکر نہین کیا گیا - وام مارگی مت نے جس کے عقائد کی تشریح کرتے ہوئے بھی رونگٹے کھڑے ہوتے ہین - اس اخبث فرقے نے بھی ویدون کی چھاتی سے دودھ پیا - وہ اپنے ہر ایک فسق و فجور کی سند ویدون سے لاتے رہے - شنکر اچاریہ جو ویدون کا بے نظیر مفسر مانا جاتا ہے اس نے خود خدا ہونے کا دعوے کیا - تنیس کروڑ دیوتاؤن کی پوجا اس وید مقدس نے کروائی - غرضیکہ مین اس کی خوبیان کہان تک گنتا چلا جاؤن -

مگر قرآن شریف کو دیکھ لیجئے - جس نے توحید کا سمندر ٹھاٹھین مار رہا ہے - اس کی ادنےٰ توجہ نے عرب کے بدون کو حیوان سے انسان بنا دیا - آتش پرستون کے آتشکدے ہمیشہ کے لئے سرد کر کے توحید کی لگن لگا دی - گرجون مین گھنٹون کی مکروہ آواز کے بدلے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرا دیا - تنیس کروڑ بتون سے نجات دلا کر ایک مالک نام کی لگن لگا دی -

اے مسلمان بھائیو! تو پھر یہ کہا ہم پر واجب تھا کہ ہم ایسی بے نظیر کتاب کو ایسی لاپروائی سے دیکھتے - ہائے ادیان غیر تو مخلوق کے کلام کو چوکیون پر رکھین - خوبصورت رومال جن سے عطر کی لپٹین تمام مکان کو مہکا دین - لپیٹ کر رکھین - مگر اس خالق کل اور احکم الحاکمین کے کلام کو یونہی گٹھڑیون مین باندھ جاوے - کیا اپنی کتاب کی بے عزتی کرنے والی قوم وہ وقعت بھی پا سکتی ہے - کہ اس مالک الکتاب کے سامنے تعظیم و تکریم حاصل کرے -

وائے افسوس! بعض مسلمان تو قرآن کریم کو صرف اس واسطے خریدتے ہین - کہ جھوٹی مقدمہ بازی مین اپنی راستی کا اسے گواہ بنائین - اور اس مجازی حاکم کے روبرو یہ ثابت کر دکھلائین - کہ مین قرآن شریف کے ماننے والا ہون - آہ! اگر ہم اپنے گریبان مین منہ ڈالکر دیکھین - تو ہم کو معلوم ہو جاویگا - کہ یہ کس قدر بے عزتی قرآن شریف کی ہے - کیا کوئی پسند کر سکتا ہے کہ اپنے دلی دشمن کے ساتھ اپنا اتحاد ظاہر کرے - حقیقت مین وہ شخص تو یہ کر رہا ہے - کہ قرآن شریف بحالت مجسم ہونے کے ایک میرا گواہ ہے کہ (نعوذ باللہ) میری دروغ بیانی کی تصدیق کر رہا ہے - لیکن قرآن شریف سے پوچھو - تو وہ کہیگا

"لعنت اللہ علی الکاذبین"

اے میری پیاری کتاب تیرے نور نے اس وقت دنیا کو منور کیا - جبکہ تمام دنیا ظلمتکدہ ہو رہی تھی جب وام مارگی مت ایسے زوروں پر تھا - کہ ہندوستان اور عرب کے لوگ اپنی بدکاریون اور سیاہ کاریون مین اس قدر شیر و شکر کئے ہوئے تھے - کہ ان اور بہن سے بھی دریغ نہ کرتے تھے - ہر سو پاپون اور فسق و فجور کے دنیا تیرہ تار ہو رہی تھی - بجز سیاہی کفر اور شرک کے اور کچھ نظر آتا ہی نہ تھا - مگر تیرے نور نے ایسا اجالا کیا - کہ سینکڑون سال کے روحانی اندھون کو ایسی بینائی بخشی - کہ مسیح کا جسمانی اندھا نور کو دنیا مین بھول گیا -

اے کان دلربائی و انعم کہ از کجائی
تو نور آن خدائی کین خلق آفریدہ

اے مقدس کتاب تیری ہدایت اور شعار کیا

KHILAFAT LIBRARY

واقعات اور رائین

کیا یسوع مسیح ویدک دھرم کا پرچارک تھا؟

پروفیسر رام دیوجی بی۔اے۔ ۱۹ار کاتک کے پرکاش مین تحریر فرماتے ہین۔ کہ یسوع مسیح ویدک دھرم کا پرچار بے خوف ہوکر کیا کرتے تھے۔ جس کی شہادت مین وہ یسوع مسیح کا گوشت خوری سے اجتناب اور برہمچرج کی شہادت پیش کرتے ہین۔ بحالیکہ یہ دونون باتین غلط ہین۔ انجیل سے ثابت ہے کہ یسوع مسیح گوشت کھایا کرتے تھے۔ اور آج کل محققین نے یہ بھی ثابت کر دیا ہے۔ کہ یسوع مسیح تمام عمر مجرد نہین رہے بلکہ اونھون نے دیگر نبیون کی طرح شادی کرکے خدا کی نشار کو پورا کیا۔ مگر قطع نظر ان واقعات کے اگر ہم پانچ منٹ کے لیے مہاشہ رام دیو بی اے کے ہمخیال بھی ہوجاوین۔ کہ کہ یسوع مسیح برہمچریہ کا پالن کرتے تھے۔ تو پھر اس سے یہ نتیجہ کہان نکلتا ہے۔ کہ یسوع مسیح ویدک دھرم کا پرچارک ہے۔ دیوسماجی جو الشور کی ہستی پر ٹھٹھے اور مخول اوڑاتے ہین۔ وہ بھی برہمچریہ کا پالن کرتے ہوئے گوشت خوری سے اجتناب کرتے ہین۔ بدھ دیو کے بھکشو جنھون نے ویدون کو دور سے ہی سلام کہا وہ بھی مجرد رہتے تھے۔ اور گوشت نہین کھاتے تھے تو پھر اس سے یہ نتیجہ کیسے نکل سکتا ہے۔ کہ ویو سماج اور بدھ ازم ویدک دھرم کا پرچارک ہے

دونون تعہد سے خالی

پھر آگے چلکر مہاشہ رام دیوجی بی۔اے ایک اور ڈبنک مارتے ہوئے لکھتے ہین۔ کہ پارسی بھی آریہ ہین۔ کیونکہ ان کی ژند اوستھا مین واس دیو کی مہما (حمد) اسی طرح درج (گائی) کی گئی ہے۔ جس پر کار ہندوؤن مین ہے۔ اگر مہاشہ رام دیو کی بات پر اعتبار کیا جاوے۔ تو گویا پراچین آریہ اور پارسی دونون کے مذہبی پستک توحید جیسے امولک رتن سے نہیدست ہین۔ کیونکہ ان مین بجائے اس سروشکتی مان قادر مطلق کے واس دیو کی حمد و ثنا کے پل باندھے ہوئے ہین۔

گھڑی کچھ پل کچھ

ابھی تو مہاشہ رام دیو جی انجیل کی تعلیم سے یہ ثابت کر رہے تھے کہ یسوع مسیح ویدک دھرم کا پرچارک تھا۔ مگر اسی مضمون مین آگے چل کر آپ انجیل مقدس کو بدین الفاظ یاد فرماتے ہین۔ کہ علم کی ترقی سے انجیل کے فسانون سے اعتقاد ہٹنے شروع ہوئے اب جائے غور ہے کہ اول تو مہاشہ جی اسی مضمون مین انجیل کی رو سے یسوع مسیح کو ویدک دھرم کا پرچارک ظاہر فرما رہے تھے۔ مگر آگے چلکر انجیل مقدس کو فسانون سے تشبیہہ دے رہے ہین۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ویدون مین بھی فسانے ہی بھرے ہوئے ہین۔

پھر تو جھگڑا ہی صاف ہے

پھر مہاشہ رام دیوجی اسی مضمون مین آگے چلکر فرماتے ہین۔ کہ آتما سدا چولا بدلتا رہتا ہے۔ ہندو کیسے کہہ سکتے ہین۔ کہ آجکل کے مسلمانون مین سے انھین کے بزرگ نہین ہین۔ کیا بزرگون کا بدلہ انھین بزرگون سے نفرت ہوسکتا ہے ہرگز نہین۔ اگر تمام ہندو مہاشہ رام دیوجی کی بات کو مان لین۔ جو از روئے تناسخ بالکل صاف اور غلطی سے مبرہ اور منزہ معلوم ہوتی ہے۔ تو کسی ہندو کا کوئی حق نہین کہ وہ کسی مسلمان کا دل دکھاوے کیون کہ کون کہہ سکتا ہے کہ ان مسلمانون کا پچھلے جنم مین ہندوؤن سے کیا سمبندھ (تعلق) ہوگا۔ تو پھر

کون ایسا آدمی ہوگا۔ جو اپنی بزرگون کی آزاری روا رکھے۔ خدا ہمارے ہندو دوستون کو سمجھ دیوے کہ وہ تناسخ پر چل کر سوشل انتظام مین عمدہ سے عمدہ نظائر پیش کر کے پریم کا بیج بوئین۔

گورو گوبند سنگھ جی اور اسلام ایڈم

پھر پرکاش کے اسی ایشو مین لالہ دینا ناتھ جی ایڈیٹر ہندوستان سوامی دیانند اور گورو گوبند سنگھ جی کا ہیڈنگ دیکر اس طرح خامہ فرسائی کرتے ہین۔ کہ گورو گوبند سنگھ کا جنم نعوذ باللہ اسلام کی دشمنی ..... کے لئے تھا۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ سکھ لوگ ہم سے دور بھاگتے ہین۔ مجھے ہمیشہ حیرانی ہوا کرتی ہے۔ کہ وہ لوگ جنھین مذہبی دنیا سے ذرا بھی مس نہین۔ وہ کس پتے پر مذہبی امور پر اپنا قلم اٹھاتے ہین۔ لالہ دینا ناتھ ایڈیٹر ہندوستان جس بے چارے نے پالیٹکس کی مضمون نویسی کو علاوہ کبھی کسی دھارمک پستک کو بھولے سے بھی اٹھا کر نہین دیکھا۔ تو پھر اس کو کیا حق ہے۔ کہ وہ گورو گوبند سنگھ جیسے دھارمک پرش کے جیون چرتر پر قلم اٹھاوین۔ اور پھر خود تراشیدہ دلائل سے ثابت کرنے کی سعی کرین۔ کہ نعوذ باللہ گورو گوبند سنگھ جی کا جنم اسلام کی دشمنی کے لئے تھا۔ اگر لالہ دینا ناتھ جی نے تواریخ خالصہ جی کو دیکھا ہوتا تو غالباً آپ ایسی طفلانہ غلطی نہ کرتے۔ گورو خالصہ تواریخ کے آخری حصہ مین ہی جگہ گورو گوبند سنگھ جی کے حالات درج ہین۔ جب گورو گوبند سنگھ کو اسکے گھر یعنی برہمن نے اُن کے خون کا پیاسا ہو کر سرہند کے نواب سے آپ کے جان لینے کی ٹھانی۔ تو معلوم ہے۔ کہ اس آڑے وقت مین گورو گوبند سنگھ جی کی کس نے مدد کی۔ آہ! ان کی مدد کرنے والے وہی مسلمان تھے۔ جن کے حق مین آج لالہ دینا ناتھ بُرے سے بُرے الفاظ کہتے ہوئے بھی نہین جھجکتے۔ جب گورو گوبند سنگھ کے گھر یعنی برہمن نے آپ کی جان لینے کا قصد کیا۔ تو گورو جی کے اُستاد قاضی پیر محمد خان جن سے آپ نے فارسی پڑھی تھی۔ قاضی صاحب نے نہایت خندہ پیشانی سے گورو جی کا استقبال کیا۔ اور آپ کو ظالم برہمن کے ظلم سے چھڑانے کے لئے تن من دھن سے زور لگایا۔ قاضی جی نے باوا جی کو نیلا چولا پہنایا۔ اور مسلمانون کی صورت بنائی اور غنی خان اور دینی خان پٹھانون نے یہ مشہور کر دیا۔ کہ یہ بزرگ (گورو گوبند سنگھ) ہمارے پیر ہین۔ لیکن برہمن نے حاکم کے کان بھرنے شروع کئے کہ یہ لوگ دھوکا دے رہے ہین۔ اس لئے سرہند کے حاکم نے گواہی طلب کی۔ جس پر غنی خان اور قاضی پیر محمد خان نے شہادت دی۔ اس شہادت کے بعد مسلمان افسر نے گورو صاحب کو دعوت دی جس پر آپ نے نہایت خندہ پیشانی سے اس دعوت کو قبول کیا۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ گورو گوبند سنگھ کے خیالات مسلمانون کی طرف سے کیسے تھے۔ اگر ان کی لڑائی تھی۔ تو حاکم سرہند کے ساتھ جن کو مخاطب کر کے وہ اپنے ظفر نامہ مین فرماتے ہین۔

کہ من کشتہ ام گو ہیان بُت پرست
کہ آن بُت پرستند و من بُت شکست
ببین قدرتِ نیک یزدان پاک
کہ انیک بدہ لک بے ساند ہلاک
کہ ہان تشکن بے دریغ آمدند
بہ شمشیر و تیر و تفنگ آمدند

اب یہ گورو گوبند سنگھ کے اشعار صاف ظاہر کر رہے ہین۔ کہ مین پہاڑ کے رہنے والے بُت پرستون کے بُت توڑ رہا تھا۔ کیونکہ وہ بُت پرست ہین۔ مگر مین بُت شکن ہون اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے میرا ایک ایک آدمی لاکھون مشرکون پر بھاری تھا۔ مگر ناگہان عہد شکن یعنے حاکم سرہند فوج کو تیر و تفنگ سے آراستہ کر کے ان کی مدد کو آپہونچا۔ اور یہی وجہ میری اس کے ساتھ دشمنی کی ہے۔ پھر آئندہ چلکر گورو صاحب اس معاملہ کو اور بھی صاف کرتے ہین

اورنگ زیب رضی اللہ عنہ کی پارسائی اور گورو گوبند سنگھ جی کی گواہی

اسی ظفر نامہ مین آگے چلکر گورو گوبند سنگھ جی محی الدین اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر بدین الفاظ

KHILAFAT LIBRARY

فرماتے ہین۔

شہنشاہ اورنگ زیب عالمین کہ دارائے دوارست و دارا زمین
شریعت پرست و فضیلت مآب حقیقت شناس و مطیع کتاب

اب آپ ہندو بھائیو! خود ہی اپنے گریبان مین منہ ڈالکر سوچو۔ کہ گورو گوبند سنگھ جیسا نڈر اور بے خوف جرنیل اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ کی شان مین کیا لکھ رہا ہے۔ ان کی دینداری اور پارسائی پر اپنی گواہی سے کس طرح ان فسادی لوگون کا جو ایک یا دوسری وجہ سے متحرک ہو کر اورنگ زیب کی شان مین سخت سست الفاظ کہا کرتے ہین۔ منہ بند کر رہے کیا اس سے بھی بڑھ کر گواہی کی ضرورت ہے۔ اب صاف ظاہر ہے۔ کہ گورو گوبند سنگھ جی اسلام کی نسبت کیسے خیالات رکھتے تھے۔ اگرچہ اس وقت زمانہ کے تغیر و تبدل سے باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے گیان کی روشنی دھندلی پڑ چکی تھی۔ مگر اس کا بیج ناش نہین ہوا تھا۔ گورو گوبند سنگھ کو اسلام سے محبت تھی۔ کیونکہ وہ اس بات سے بے علم نہ تھے۔ کہ اس مذہب کا بانی باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ اسلامی تعلیم مین گداز ہوا ہوا تھا۔ پھر لڑائی اور نزاع کا کیا ہے۔ کیا دو حقیقی بھائیون مین لڑائی دنگہ نہین ہوتا۔ ان کے اعمال ان کے ساتھ اور ہمارے اعمال ہمارے ساتھ۔ ہم ان کی یاد کو تازہ کر کے اپنی کھیتی مین بجائے لہلہانے سبزہ کے کانٹے کیون بوئین۔ مین عنقریب گرنتھ کی شرح لکھنے والا ہون انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ گرنتھ کی شرح ثابت کرے گی۔ کہ باوا نانک علیہ الرحمۃ کے کل شلوک دراصل قرآن شریف کی مثلی آیات کا ترجمہ ہین۔

KHILAFAT LIBRARY

باوانانک رحمۃ اللہ علیہ اور رشی دیانند

پرکاش مین جو سکھ پنتھ کے بانی باوانانک کو سوامی نے سخت الفاظ سے یاد کیا ہے۔ میرے خیال مین یہ سوامی جی کے کھنڈن کرنے والی سپرٹ کے عین مطابق تھا۔ کہ وہ گورو نانک دیو کے متعلق بھی اپنا مخالفانہ فیصلہ پیش کرنے سے نہ جھجکتے۔" پھر آگے چل کر لالہ صاحب بدین الفاظ اس اثر کو کم کرنا چاہتے ہین یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ سوامی جی کو اس گہری شرارت کا علم نہ تھا۔ جو پنجاب کے سکھون کے دل مین گورو نانک دیو کے لئے ہے۔ ورنہ وہ آپ کی شخصیت کو متعلق ضرور کوئی اور راہ اختیار کرتے۔"

یہ صریحاً جھوٹ ہے۔ کہ بادا دیانند جی کو گورو نانک دیو کی شخصیت کے متعلق علم نہ تھا۔

بھائی جواہر سنگھ جی جو پہلے آریہ سماج کے سکریٹری تھے۔ مگر آریہ سماج کی چالون اور گھاتون سے استعفا دے کر خالصہ کالج کونسل کے سکرٹری ہوئے آپ کو رشی دیانند کے ساتھ اکٹھا رہنے کا ایک لمبے عرصہ تک اتفاق ہوا ہے۔ بھائی جواہر سنگھ جی علمیت مین پنڈت دیانند سے کسی طرح کم نہ تھے۔ اسلئے پنڈت دیانند جی ہمیشہ بھائی جی کی عزت کیا کرتے تھے اور پنڈت دیانند کو بھائی جواہر سنگھ کے ذریعے یہ بخوبی علم ہو چکا تھا۔ کہ ہندوستان مین گورو نانک رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کیا ہے اور پھر بھائی جواہر سنگھ کے ساتھ رشی جی متعدد دفعہ سکھون کے گوردواردن مین گئے۔ اور وہان جاکر گورو نانک دیو کی نسبت سکھون کے شردھا بھاؤ کو اپنی آنکھون سے دیکھا۔ ان باتون کی موجودگی مین بھی کسی کو انکار کرنے کی گنجائش ہو سکتی ہے کہ پنڈت دیانند کو گورو نانک دیو کی شخصیت کا علم نہ تھا۔ مگر ہم تو یہ سمجھے ہوئے ہین کہ بادا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی توہین کرنے مین۔ پنڈت دیانند جی مجبور تھے۔ کیونکہ جو برتن مین ہوتا ہے وہی باہر آتا ہے

رشی کا مانسک بل

پرکاش کے اسی پرچہ مین ماسٹر لکھیا رام جی بی۔ اے وھیاک گورو کل کانگڑی رشی جی کے مانسک بل شکتی کو بدین الفاظ ظاہر فرماتے ہین کہ وہ اعلےٰ درجہ کے یوگی تھے اور وہ اپنے یوگ بل سے سائنس کے بڑے اعلےٰ اعلےٰ اور دقیق اصول پر گٹ کر گئے۔ جن کو بڑے بڑے سائنس دانون کی بدھی بھی نہ پہونچ سکتی تھی۔ جیسے ہوائی جہازہ وغیرہ وغیرہ۔ مگر ماسٹر جی نے یہ تو نہ فرمایا کہ خود سوامی مہاراج نے کس قدر ہوائی جہاز بنائے یا بنانے کی ترکیب کو ظاہر فرمایا۔ خدا جانے ہمارے آریہ دوستون کو زبانی جمع خرچ اور بے سروپا دعوؤن سے کیا وصول ہوتا ہے۔

ہندو کانفرنس اور اس کا پریذیڈنٹ

نورتن گورمکھی امرت سر جو سکھون کا ایک ہونہار پرچہ ہے۔ اپنے یکم نومبر کے ایشو مین ہندو کانفرنس کے پریذیڈنٹ بابا گوربخش سنگھ کو بدین الفاظ مخاطب کرتا ہے۔ ہم یہ باور کرنے کے لئے جلدی سے تیار نہ تھے کہ بابا صاحب اس قدر جلدی ہندؤن سے میل ملاپ شروع کر دین گے۔ کیونکہ عام طور پر چھوٹے چھوٹے بچون مین بھی یہ سپرٹ کام کر رہی ہے۔ کہ وہ اس ہمجولی کے ساتھ کبھی بات چیت کرنا پسند نہین کرتے جو اون کے باپ کو گالی نکالے۔ کیونکہ آریون نے ہمارے پرم گورو نانک دیو جی کو ستیارتھ پرکاش مین گالیان دی ہین۔ مگر بابا جی نے اس بات کو نظر انداز کر کے نہایت کھلے دل سے اس گروہ کے ساتھ میل ملاپ شروع کر دیا جس نے ہمارے ست گورو کو گالیان نکالین۔ نہ صرف گالیان ہی بلکہ سکھون کے کیس کٹوا کر سر بازار نیلام کئے۔

پھر آگے چلکر ایڈیٹر نورتن لکھتا ہے۔ کہ ہم تو سمجھے ہوئے تھے۔ کہ آپ سناتنی ہین۔ مگر آپ کی زیر صدارت جو ریزولیوشن پاس ہوئے ہین۔ وہ کچھ ہمارے مذکورہ بالا لیکھ پر روشنی ڈالتے ہین۔ کہ آپ کا میلان طبع آریہ سماج کی طرف ہے۔ کیونکہ آپ کی زیر صدارت جو یہ ریزولیوشن پاس ہوئے (۱) بدھوا پواہ اور (۲) اچھوت ذاتون کو اپنے ساتھ ملانا اس کے ہرتا کرتا تو آریہ دوست ہی ہین سناتنی لوگ تو اس کے بالکل روادار نہین۔"

پھر آگے چلکر نورتن کا ایڈیٹر اور بھی کمال کرتا ہے جب کہ وہ خفیہ بھیدون پر بھی روشنی ڈالتا ہے۔ نورتن لکھتا ہے کہ باوا جی نے اپنے بچون کو یہ تین کین۔ جو ایک ہندون کی رسم ہے۔ جسے سکھ لوگ بالکل نہین کرتے۔ پھر آپ نے ریتون پر کنجریون کا ناچ کروایا۔ جو سکھ دھرم کے بالکل برخلاف ہے۔ پھر آپ نے اپنے لڑکون کو جنیو پہنائے۔ جس کو سکھ دھرم اور اس کا بانی برا سمجھتا ہے۔"

کیا اس پر بھی کچھ حاشیہ چڑھانے کی ضرورت ہے اب مارے شرم کے ڈوب مرنا چاہیئے۔ جو بابا گوربخش سنگھ بیدی کو سکھون کا پوجنہ گورو ظاہر کر کے خواہ مخواہ سکھون پر مخول اڑا رہے ہین۔

ایک معزز نومسلمہ سخت مصیبت مین

معزز ہمعصر "ملت" لکھتا ہے کہ ضلع گوجرانوالہ کے ایک نہایت معزز ہندو گھرانے کی ایک نوجوان لڑکی جو اپنے باپ کی اکلوتی بیٹی اور ایک بڑے جاگیردار اور رئیس کی بیوی تھی۔ برضا رغبت دائرہ اسلام مین داخل ہوئی اور خود صاحب ڈپٹی کمشنر کی خدمت مین حاضر ہو کر اپنا مسلمان ہونا ظاہر کیا۔ شروع شروع مین اس معزز نومسلمہ کی مسلمانون نے صرف اس قدر مدد کی کہ اسے مکان مین رہنے کی اجازت دی۔ اب اس لڑکی کی حالت اس قدر قابل رحم ہے کہ دیکھ کر سخت عبرت حاصل ہوتی ہے۔ مسلمانون کا سلوک دیکھ کر اس کو اس قدر رنج پہونچا ہے۔ کہ اب بیچاری ایک مہلک مرض مین مبتلا ہو کر بستر بیماری

پر پڑی ہے۔ اور اتنی توفیق نہین۔ کہ اپنا علاج کرا سکے اور کسی کو اتنی ہمدردی نہین کہ اس کی مدد کرے۔ یہ حالت بڑے بڑے پکے متدین اور پُرجوش اور متمول مسلمانون کو معلوم ہے۔ نگرٹس سے مس نہین ہوتے"

ہمعصر ملت نے جو یہ لکھا ہے۔ کہ یہ حالت بڑے بڑے متدین اور پُرجوش اور متمول مُسلمانون کو معلوم ہے دراصل یہ ہمارے مُعزز ہمعصر کو دھوکا لگا ہے۔ یہ لوگ تو جھوٹ موٹ قوم قوم پکار کر اور فرضی جوش دکھلا کر اپنا فورما بلاؤ سیدھا کر رہے ہین۔ کوئی مرے کوئی جیئے انہین اپنے حلوے مانڈے سے غرض۔ او فرضی قوم کی پکار پکار کر فورما بلاؤ ہڑپ کرنے والو۔ تمہین کیا معلوم ہے۔ کہ بعض تمہارے بھائی تمہاری شرن مین آکر دال روٹی کو بھی ترس رہے ہین او جھوٹی اشاعت اسلام کا دم بھر کر محلول اور بالاخانون مین رہنے والو! تمہین کیا معلوم ہے۔ کہ بعض تمہارے نو وارد بھائی جن کو ٹول (ہتھ ٹوکا) بنا کر تم قوم کی پاکٹین خالی کر رہے ہو۔ وہ جھونپڑی کے لئے بھی ترس رہے ہین۔

کھانیوالے کھا جائین اور گھر کے گائین گیت

عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ وہ لوگ جو ذرا گٹ مٹ کرنی جانتے ہون۔ چار ابرد کا صفایا کیا ہوا ہو۔ غرضیکہ زمانہ حال کی اصطلاح کے مطابق up to date اپ ٹو ڈیٹ جنٹلمین ہون۔ اگر ایسا آدمی کہین بھولے سے بھی اسلام کی طرف رغبت ظاہر کر دے۔ تو ہمارے مہربان فوراً سے پانچ منٹ پہلے سوا دو سو غرضیکہ جتنا سر اد تنے سرداد کے مطابق پانی کی طرح روپیہ بہا دینگے۔ خواہ وہ روپیہ بٹور کر اور شراب پی کر جُوئے ہی کیون نہ اڑاتا پھرے۔ مگر وہ سادی وضع کا آدمی جو محض اسلام کے لئے مشرف باسلام ہوا اس کے لئے معمولی عارضی طور پر ہائش کا انتظام کرتے ہوئے بھی باتین بنائی جاتی ہین۔ آہ افسوس!

ایک غلط فہمی کا ازالہ

یکم نومبر ۱۹۲۰ء کے پرچہ مین جو ہم نے چند نو مسلمون کی دردناک کہانی بیان کی تھی اس کے لئے بعض مہربانون کے خطوط موصول ہوئے ہین کہ کیا آپ کی شادی ہوئی ہوئی ہے یا نہین۔ سو اون مہربانون کی خدمت مین عرض ہے۔ کہ وہ انسان جو اپنی سُندر اور لکھی پڑھی ہوئی بیوی سے مُنہ پھیر کر اور تمام دنیاوی خواہشات پر لات مار کر مشرف بہ اسلام ہوا ہو۔ تو پھر یہ معمولی باتین اُس پر کیا اثر کر سکتی ہین۔ وہ میرا مضمون تو عام حالت پر اصول کے ماتحت تھا۔ بعض ایسے عبرتناک نظارے میرے سامنے آئے۔ جن کو دیکھ کر میرا دل متاثر ہوا۔ اور مین نے اس کو آپ لوگون کے نوٹس مین لانا ضروری سمجھا۔

بانکے دیال زبان سنبھال

نُور کے یکم نومبر کے مضمون کا کسی دوسرے پر اثر ہوا ہو یا نہ۔ مگر بانکے دیال ایڈیٹر جھنگ سیال کے دل مین ضرور درد پیدا ہوا ہے اور اگر ہم اس وقت برہمچاری ہوتے۔ تو کچھ تعجب نہ تھا کہ مہاشہ جی ہمین گھرست آشرم مین لانے کے لئے کچھ عملی ہمدردی کا نمونہ پیش کر کے ثواب دارین حاصل کر لیتے۔ مگر ہمارے تنہ دیک مہاشہ جی کو اب گھبرانا نہین چاہیئے۔ بقول ان کے ثواب دارین حاصل کرنیکا ابھی وقت ہے۔ ترت دان مہاپن۔

الحمدللہ

کہ "نُور" کی کوشش اکارت نہین گئی گذشتہ سے پیوستہ پرچہ مین جو ہم نے نومسلمون کا حال زار عوام پر آشکارہ کیا تھا۔ ان کی درد بھری کہانی سُن کر بہنون کے دل درد سے بھر آئے اور نور کے دفتر مین کئی خطوط موصول ہوئے ہین۔ جو ہر طرح سے اس بے یار و مددگار گروہ کی دستگیری کرنے کے لئے تیار ہین۔ سچ ہے جو بات اخلاص اور دلی تڑپ سے نکلتی ہے۔ وہ کبھی اکارت نہین جاتی۔ ہم ان سچے ہمدردان اسلام کے تہ دل سے ممنون و مشکور ہین۔ انشاء اللہ تعالےٰ ہم اگلے پرچہ مین نومسلمون کے سدھار کی اصلاحی سکیم آپ لوگون کے سامنے پیش کرین گے۔ اور ہمین قوی اُمید ہے۔ کہ آپ لوگ نہایت خندہ پیشانی سے اس سکیم کو خیر مقدم کہینگے

ایک دردمندول کی آواز

حضرت قبلہ میر ناصر نواب صاحب

جن کے دل مین ضعفار کے لئے ایک خاص درد ہو اس کڑکڑاتے جاڑے کی آمد آمد کو دیکھ کر قادیان کے اُن ضعفار کے لئے جن کے تن بدن پر سوائے ایک کفنی کے کچھ نہین۔ درد پیدا ہوا ہے۔ اور اس ثواب مین قبلہ میر ناصر نواب صاحب آپ لوگون کو بھی شریک کرنا چاہتے ہین کہ آپ صاحبان سب توفیق اس نیک کام مین حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کرین۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو غریبون پر رحم کرتے ہین کیونکہ خود خداوند تعالیٰ پھر " " " " " " " " ان لوگون پر اپنی رحمت کی بارش کرتا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ اطلاع دیتے ہین

(۱) اس وقت مردم شماری کا کام گورنمنٹ کی طرف سے جاری ہے اس موقع پر احمدی احباب کو خاص اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ اپنی قومیت لکھاتے وقت اپنے آپ کو احمدیہ فرقہ مین لکھاوین۔

(۲) بعض جگہ سے احباب صدر مقام قادیان سے واعظ یا لکچرار سالانہ جلسون مین بُلا بھیجتے ہین۔ مگر ساتھ اُن کے اخراجات سفر نہین بھیجے جاتے۔ جو صدر انجمن احمدیہ کو برداشت کرنے پڑتے ہین۔ اس قسم کا خرچ مل ملا کر صدر انجمن پر ایک معقول بوجھ پڑ جاتا ہے اس لئے انجمنون کی آگاہی کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ جو احباب جس قدر واعظ یا لکچرار صدر مقام قادیان سے بُلاوین ان کا خرچ آمد و رفت کا ادا کرنا چاہیئے اور وہ کوشش کرین

زیر قیم مسئلہ مقامی خیبر پریس امرتسر سے ادا ہوا۔ محمد علی سکرٹری

خاص نور کے لئے
KHILAFAT LIBRARY

ضرورتِ اسلام

از

روئے مسلمات آریہ سماج

گزشتہ سے پیوستہ

عیسائیون کی کوشش اہل عرب کی اصلاح کے لئے

یہودیت کی ناکامی کے بعد عیسائیت کا دورہ شروع ہوا۔ تیسری صدی عیسائی مین جب اندرونی فسادون کے سبب سے ایک فرقہ کو دوسرے سے اذیت پہونچنے لگی۔ تو بہت سے عیسائیون نے ملک عرب مین آکر پناہ لی اور ممکن ہے اس سے پہلے بھی یہان عیسائی موجود ہون۔ کیونکہ پولوس نے بھی عرب مین آنے کا ذکر کیا ہے۔ مذہب عیسوی شروع سے ہی اپنے پھیلانے کے لئے مضبوط اور باقاعدہ طریق اختیار کرتا رہا ہے۔ مگر باوجود تمام کوششون کے عرب مین عیسائیت کو کبھی ترقی نہین ہوئی۔ حالانکہ کئی صوبون مین اس کی حکومت بھی ہوگئی تھی۔ اور اُدھر قسطنطنیہ کے عیسائی قیصر کا دباؤ بھی عرب پر پڑتا تھا۔ اور دوسری طرف نجاشی شاہ حبش کا جو وہ بھی عیسائی تھا۔ بلحاظ قرب اور تعلقات تجارتی وغیرہ اسباب کے عرب پر اثر تھا۔ غسان کی سلطنت جو شمال مین واقع تھی۔ اور حیرا کی سلطنت جو شمال مشرق مین واقع تھی۔ یہ بھی دونون عیسائی سلطنتین تھین جنوب مین ایک مدت تک عیسائیت کا تسلط رہا تھا۔ اور اس طرح پر چارون طرف سے عرب پر عیسائیت کا اثر پڑ رہا تھا۔ اور اُدھر وعظ کا سلسلہ بھی باقاعدہ جاری تھا۔ مگر یہ تمام طاقتین اور تمام اسباب ناکام ثابت ہوئے اور عرب کی حالت کو کچھ بھی نہ سنوار سکے پوری پانچ صدیان اسلام سے پہلے عیسائی مذہب کو ملی تھین۔ کہ وہ عرب مین اپنے آپ کو قائم کرے اور عربون کو اخلاقی پستی سے نکال کر اوج ترقی پر لادے۔ مگر ان پانچ صدیون مین بھی عیسائی مذہب کچھ اثر نہ کر سکا۔ کیونکہ عرب کی بت پرستی اور وحشیانہ حالتین ایسا قوم مین اثر کر چکی تھین۔ کہ کوئی انسانی کوشش ان کے دور کرنے مین کامیاب نہ ہو سکتی تھی۔ چنانچہ ولیم میور لکھتا ہے۔ کہ

"عیسائی مذہب کے پانچسو برس کے وعظ کے بعد حال حال عیسائی ہمین نظر آتے ہین جیسے نجران مین بنی حارث۔ یمامہ مین بنی حنیفہ۔ اور حیرہ مین بنی طے۔ اور ان کے سوائے اور کوئی نظر نہین آتا"

اس طرح پر دنیا کے دو بڑے مذہب عرب کو اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کر کے ناکام ثابت ہو چکے تھے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش سے تھوڑا عرصہ پہلے ایک اور فرقہ بھی پیدا ہو گیا تھا۔ جن کو حنیف کہتے ہین۔

مذہب حنیفہ کی کوشش اہل عرب کی اصلاح کیلئے

حنیفہ فرقہ کے لوگ نہ یہودی مذہب کو مانتے تھے اور نہ عیسائی مذہب کو۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی توحید کے قائل تھے۔ اور بت پرستی اور دوسری چیزون کی پرستش کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ یہ تیسری کوشش عرب کی حالت کو اصلاح پہلانے کی تھی۔ اور ان لوگون کو باقی رسوم عرب سے چندان تعلق نہ تھا اس مین کسی دوسرے مذہب کو قبول کرنا بھی نہ تھا۔ بلکہ صرف بت پرستی کو چھوڑ کر ایک ہی خدا کا اقرار کرنا ضروری تھا۔ وہ یہ کہتے تھے۔ کہ ہم اصل ابراہیمی گروہ کے پیرو ہین۔ اس وقت اس بحث کی ضرورت نہین۔ کہ ان لوگون پر یہودی مذہب کا اثر ہوا تھا یا عیسائی مذہب کا۔ ہماری غرض صرف اس قدر ہے۔ کہ یہ ایک تیسری تحریک اصلاح کی خود ملک کے اندر پیدا ہوئی تھی اور یہودیت اور عیسائیت کی طرح بیرونی تحریک نہ تھی۔ اور اس کی غرض یہ بھی نہ تھی کہ ملک کے رواجون اور رسمون کو توڑے بلکہ صرف بت پرستی کی اصلاح کرنا ان کا مقصود تھا۔ اور توحید کی طرف لوگون کو بلاتے تھے۔ مگر ان کو بھی وہی ناکامی ہوئی جو ان سے پہلے دو بڑے مذہبون کو ہو چکی تھی۔ اور اس لئے آنحضرتؐ کے ظہور کے وقت عرب اسی پستی کی حالت مین گرے ہوئے تھے۔ جس مین وہ ہمیشہ سے چلے آتے تھے اور کسی تحریک اصلاح سے ان کی حالت مین کوئی بھی تغیر بہتری کی طرف نہ آیا تھا۔

مندرجہ بالا مذاہب کی ناکامی کا سبب

الغرض اصلاح کی تمام کوششین عرب کی حالت بدلنے مین بالکل ناکام ثابت ہوئین۔ یہودی مذہب کی خالص توحید اور اس کی پابندی شریعت۔ عیسائی مذہب کا مسئلہ کفارہ اور اس کے ساتھ عملی زندگی مین آزادی۔ حنیفون کا ابراہیمی مذہب اور اس کے ساتھ عرب کی پرانی رسوم اور رواج۔ ان مین سے کوئی بات بھی عربون کے لئے باعث کشش ثابت نہ ہوئی۔ ان سب کوششون کی ناکامی ایک غور کرنے والی طبیعت کو اس نتیجہ پر پہونچا دیتی ہے کہ عرب کی اصلاح قریباً ناممکن سی ہو گئی تھی۔ حالانکہ ان کا اپنا مذہب بمقابلہ ان مذہبون کے جن کیطرف سے یہ کوششین کی جاتی تھین۔ نہایت گری ہوئی حالت مین تھا۔ تعجب ہے کہ دیانندی صاحبان اپنے بھائی عیسائیون کی کاسہ لیسی کر کے ہر بات مین تاریخ کے خلاف پہلو اختیار کرتے ہین۔ وہ کہتے ہین۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرب کی اصلاح اس وقت شروع کی۔ جب کہ آپنے دیکھ لیا تھا کہ عرب ایک تبدیلی قبول کرنے کے لئے تیار ہے اور صرف اشارے

کی ضرورت ہے۔ حالانکہ تاریخ صاف بتاتی ہے۔ کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معمولی انسانی دور اندیشی سے کام لیتے۔ تو وہ دیکھ سکتے تھے۔ کہ ان لوگون کی اصلاح کا بیڑا اُٹھانا ایک ناممکن امر کے حصول کے لئے ہاتھ ڈالنا ہے۔ کیونکہ اصلاح کی کوئی صورت بھی ان کے لئے کارگر ثابت نہ ہوئی تھی۔ پس ایسے وقت مین اصلاح کا بیڑا اُٹھانا ایک انسان کا کام نہ تھا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کا خاص ارادہ تھا تا وہ دکھاوے۔ کہ جہان بڑی سے بڑی انسانی طاقتین دولت اور حکومت کے ساتھ ناکام ہوئین وہان اس نے اپنے ایک عاجز بندے جس کا سارا جنیرہ نما دشمن تھا۔ کیسا عظیم الشان کام کر دکھایا یہ بجائے خود اللہ تعالیٰ کی ہستی کا عظیم الشان ثبوت ہے۔ ان باتون کو کہ واقعی عرب کی حالت کسی اصلاح کی امید نہ دلاتی تھی۔ اسلام کے کٹر متعصب دشمن میور نے بھی قبول کیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ ہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جوانی کے ایام مین جنیرہ نمائے عرب کی حالت کسی تبدیلی یا ترقی کے قبول کرنے کے لائق نہ تھی۔ شائد اس سے پہلے کسی زمانہ مین ان لوگون کی اصلاح سے اس قدر نا امیدی پیدا نہین ہوئی۔ جیسی کہ آپ کے وقت مین۔ بعض وقت جب کہ ایک سبب کو ایک نتیجہ پیدا کرنے کے لئے ناکافی سمجھ لیا جاتا ہے۔ تو اس کے لئے اور وجوہ اکٹھے کئے جاتے ہین۔ مثلاً حضرت محمدؐ کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ ان کا اٹھنا تھا۔ کہ ساتھ ہی سارے کا سارا عرب ایک نئے اور روحانی ایمان کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا اور اس سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے۔ کہ عرب اس وقت ایک بڑی بھاری تبدیلی کے لئے جوش مین تھا اور اس کے قبول کرنے کے لئے بالکل تیار تھا۔ ہمارے نزدیک جب ٹھنڈے دل کے ساتھ اسلام سے پہلے کی تاریخ کو مطالعہ کرتے ہین ..... تاریخ اس نتیجہ کو جھٹلاتی ہے۔ پانچ صدیون تک عیسائیون کی لگاتار کوششون اور وعظ کا نتیجہ یہ ہوا تھا۔ کہ چند آدمی بعض اقوام سے اس مذہب مین داخل ہوئے یہودی مذہب جو اس سے بھی بڑھ کر طاقتور تھا اس نے بھی متفرق زمانون مین تھوڑی تھوڑی کوشش کر کے چند لوگون کو اپنے اندر شامل کیا مگر یہودی مذہب تبلیغ مین بہت سست ہو گیا تھا۔ اس طرح پر عرب کی مذہبی سطح پر عیسائیت کی کمزور سی کوشش کی کبھی کبھی کوئی چھوٹی سی لہر نمودار ہوتی تھی۔ بعض وقت زیادہ گہری موجون مین یہودیت کا اثر نمودار ہوتا تھا۔ مگر اندرونی بُت پرستی اور توہم پرستی کی نہایت

جن دوستون کے پاس نور کا نمونہ پہونچے وہ خریداری یا عدم خریداری سے مطلع فرماوین ورنہ تیسرا پرچہ وی پی ہوگا

منیجر "نور"

مبنی پھر دوسری جگہ دہی

مصنف لکھتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے عرب کی حالت مذہبی تبدیلی کے قبول کرنے سے ایسی ہی دور پڑی ہوئی تھی۔ جیسے باہمی اتفاق اور اتحاد پیدا کرنے سے دور تھی۔ عربون کے مذہب کی بنیاد ایسی سخت بُت پرستی تھی۔ جس کی جڑین نہایت گہری لگ چکی تھین جس نے صدیون تک مصر اور شام کے عیسائیون کی تمام کوششون کا ایسا مقابلہ کیا تھا۔ کہ گویا ان کا اس پر کچھ اثر ہی نہ تھا۔ پس اس امر سے کسی طرح انکار کی گنجائش نہین۔ بلکہ مخالفین نے بھی اس کا اقرار کیا ہے۔ کہ آنحضرت ؐ کی بعثت سے پہلے عرب مین کئی واقعات ایسے پیدا ہو چکے تھے۔ جو اس کی حالت مین کسی تبدیلی کے پیدا ہونے کی امید دلاتے۔ بلکہ برعکس اس کے تمام حالات ایسے تھے۔ جس نے عرب کی اصلاح کا کام دن بدن مشکل سے مشکل ہوتا چلا جاتا تھا۔ اور کوئی انسانی تجویز ان کو راہ راست پر لانے مین کامیاب نہ ہوتی تھی۔

KHILAFAT LIBRARY

کیا اسلام یہودی اور عیسویت تعلیم سے

دزدیدہ انسانی افترا ہے

ایسے وقت مین جب کہ عرب کی حالت کا یہ نمونہ ہو رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص ارادہ اور منشاء سے اس قوم کی دستگیری فرمائی۔ ایڈیٹر پرکاش کہتا ہے کہ اسلام خاص وحی الٰہی کو اپنا بنا قرار دیتا ہے مگر اس کا یہ دعوے سچا نہین اس کے نزدیک جیسا کہ اُس نے اپنے مضمون مین ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسلام کا منبع یہودیون اور عیسائیون اور دیگر مختلف ادیان کی تحریرین اور تعلیمین ہین۔ نہ کہ وحی الٰہی۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ اگر کسی آدمی کے لئے یہ ممکن تھا۔ کہ وہ یہودیون اور عیسائیون کی روایتون سے چند باتین نقل کر کے اور عرب کی چند رسومات کو لے کر ملک عرب مین ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیتا۔ انقلاب بھی وہ جس کی نظیر دنیا مین نہین ملتی۔ تو پھر خود یہودی اور عیسائی انہین روایتون کو اپنے ہاتھ مین لے کر اور طرح طرح کے حیلے اور کوششین کر کے کامیاب نہ ہو سکے۔ یہ کیون کر ہو گیا کہ یہودی اور عیسائی اپنی روایتون اور تحریرون کو لیکر صدیون تک برابر چلاتے رہے اور اپنی حکومت کا رعب بھی دکھاتے رہے مگر عرب کی حالت مین ایک سرمو کے برابر بھی فرق نہ آیا۔ اسی طرح پر ایک یونیورسل مذہب بھی تو آخر عرب مین پیدا ہوا تھا۔ جو عرب کی رسوم کو دور نہین کرنا چاہتا تھا بلکہ صرف بُت پرستی کو دور کر کے توحید کو قائم کرنا چاہتا تھا۔ اُسے بھی اسی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا

جو یہودی اور عیسائی اس سے پہلے دیکھ چکے تھے
پس اگر یہودی اور عیسائی روایتون مین کوئی قوت
قدسی موجود تھی - تو کیا ہوا - کہ ان کی قوت قدسی تو
صدیون تک ظاہر نہ ہوئی - اور ایک شخص جو اون
کے نزدیک جھوٹا ہے - انہین روایتون کو چرا کر وہ
پاکیزگی کی روح ایک قوم کی قوم مین پھونک دی - جو
دنیا مین اپنی نظیر آپ ہی ہے - اور جہان صدیون
تک ان کی متفقہ کوششین ایک بدی کو بھی دور نہ
کر سکین - ایک اکیلے آدمی نے چند سال کے عرصہ
مین ہی تمام بدیون کو جڑ سے اکھاڑ کر رکھ دیا - پس
اگر آنحضرت ص کی وہی باتین تھین - جو صدیون تک یہودی
اور عیسائی بھی کہتے چلے آئے تھے - تو نتیجہ کے
فرق سے ظاہر ہے - کہ ان دونون کے منبعے الگ
الگ تھے - اور اس نتیجہ سے کسی کو انکار نہین ہو سکتا
یہودیون اور عیسائیون کے منہ مین ان باتون نے
کوئی نیک اثر نہ دکھایا - اور کوئی پاکیزہ تبدیلی
پیدا نہ کی - جس سے ظاہر ہے کہ ان کی باتون کا
سرچشمہ خود انسانی تھا - مگر آن حضرت ص کے منہ سے
جب یہ باتین نکلین - تو انھون نے تمام دلون کے
گند دھو کر ان کو صاف اور پاکیزہ کر دیا - جس سے
ثابت ہوتا ہے - کہ وہ سرچشمہ جس سے آپ بولتے
تھے - الٰہی طاقت اور قدوسیت کا سرچشمہ تھا - اور
یہی باعث تھا کہ ان الفاظ نے وہ قوت قدسی دکھائی
جو نہ یہود اور نہ عیسائیون کے الفاظ دکھا سکے تھے
یہودی عیسائی حنیف بھی توحید کی طرف ہی بلاتے
تھے اور بقول معترض معرفت الٰہی رکھتے تھے - پر
جس چشمہ سے ان کا کلام نکلتا تھا - وہ معمولی سرچشمہ
تھا - اور جب اسی توحید کی طرف آنحضرت ص نے بلایا
تو اس کا اثر حیرت انگیز اور معجزنما ہوا - کیونکہ آپ
کا سرچشمہ اللہ تعالےٰ کی پاک اور خاص وحی تھی اور
نتائج کا فرق منبعون کے فرق کو صاف بتاتا ہے
اگر دیانندی معترضین دہریہ نہین اور اس بات
پر یقین رکھتے ہین کہ خدا ہے - جو اپنی پر حکمت مرضی
اور اپنے طاقتور ارادہ کے مطابق کرتا ہے - جو کچھ
کرتا ہے - تو ان کو تسلیم کرنا پڑے گا - کہ وہ منبع جس سے
اسلام کی تعلیم نکلی - اس منبع سے بہت برتر اور پاک ہے
جس سے یہود اور عیسائیون کے الفاظ نکلتے تھے -
تعجب ہے کہ اس صریح ثبوت کے ہوتے ہوئے
وہ اسلام کے الٰہی سرچشمہ ہونے سے انکار کرتے ہین -
کیا خدا تعالےٰ نے اپنے خاص منشاء اور ارادہ سے یہ
کام نہین کیا - کہ جس سے پاک تبدیلی کے پیدا کرنے
مین یہود اور نصاریٰ ناکام رہے وہی عظیم الشان
پاک تبدیلی بانی اسلام کے ذریعہ سے ملک عرب اور
کل دنیا مین ہو - غور کا مقام ہے - کہ اگر آنحضرت ص
اسی قدر کہتے کہ کوئی کہانی یہود سے لے کر اور کوئی
کہانی نصاریٰ سے لے کر جوڑ توڑ کر لیتے - تو جو کام
یہود اور نصاریٰ نہ کر سکے تھے وہ کیونکر اُسے ایک
حیرت انگیز طریق مین کر دکھاتے - (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

KHILAFAT LIBRARY

کچھ عرصہ کے لئے خاص رعایت

مندرجہ ذیل کتابیں جو پوری قیمتون پر بھی دھڑا دھڑ فروخت ہو رہی ہین ناظرین
اخبار ہذا کو کچھ عرصہ کے لئے خاص رعایت سے دیجاوینگی - مطلوبہ کتب جلد منگوا لیجئے
اور اپنے دوست احباب کو بھی اس رعایت سے مطلع فرما دیجئے ورنہ کتابون کے ختم ہو جانے یا میعاد
گذر جانے کے بعد افسوس کرنا پڑے گا -

قابل دید ناول

بوستان خیال	عہ	۶ر	فردوس بریں مصنفہ شرر	عہ	۸ر	سونے کی چڑیا	عہ ۶ر
وہ عورت جسے کرے کیا	۱۲ر	۳ر	دلکش ہر دو حصہ	عہ	۶ر	فانوس خیال	عہ ۶ر
کامنی المعروف حسن فرنگ	۱۲ر	۸ر	پریم کلا	۱۴ر	۷ر	شہزادہ چین	۸ر ۳ر
فاتحہ بنگال	عہ	۶ر	شمع سحر	۱۲ر	۶ر	پدماوت	عہ ۳ر
من موہنی	۱۲ر	۳ر	سخن حرف	۸ر	۳ر	مریم	عہ ۴ر
تیز چاقو	۶ر	۳ر	مہر النسا	عہ	۴ر	دھوکا یا طلسمی فانوس	عہ ۵ر
فوٹو کی عاشق	۶ر	۳ر	زیاد ملاوہ	۸ر	۱۰ر	فاتح نادری	عہ ۶ر
انجام معصیت	۱۲ر	۳ر	انسپکٹر جنرل	۶ر	۱۰ر	ایک سے ایک لاکھ پیو	۸ر ۲ر
ایشیائی شاعری	عہ	۶ر	خودکشی	۶ر	۱۰ر	توبۃ النصوح	عہ ۴ر
لکشمی	۶ر		پیسہ کا غلام	عہ	۵ر	خیابان اخلاق	عہ ۶ر
منصور موہنا مصنفہ شرر	عہ	۵ر	مسٹر زاف لاہور	۸ر	۱۲ر	دولت کا نیکا فن	عہ ۶ر
حسن انجلینا	عہ	۵ر	دو جورو کا شوہر	۸ر	۳ر	موتیون کا جزیرہ	۱۴ر
ملکہ العزیز و رخسانہ	عہ	۵ر	ارمان دل	عہ	۶ر	دربار روس کے اسرار	عہ
بدر النسا	۶ر	۱۰ر	دکھیارڑکیان	عہ	۴ر	عمر پاشا	عہ
			کاٹھ کا الو	عہ	۶ر		

تاریخی کتب

سوانحعمری ملک معظم قیصر ہند	۸ر	۲ر	سوانحعمری بدھ لیو	عہ	۸ر	عجائبات عالم	۸ر ۲ر
سوانحعمری سر سید احمد	۵ر	۴ر	دحاتم طائی	۳ر	۱ر	خواتین اسلام	۱۰ر ۵ر
ملا دوپیازہ	۴ر	۱ر	مہابھارت کلاں	۱۰ر	۵ر	الف لیلہ	عہ ۱۲ر
تاتیا بھیل	عہ	۴ر	تذکرہ خواتین یورپ	عہ	۸ر	بدیع الجمال	۴ر ۲ر
راجہ بیربر	۴ر	۱ر	خوزد	عہ	۸ر	سوانحعمری شیخ علائیں	۸ر ۳ر
			ٹاڈ راجستھان	۱۲ر		معراج نامہ	۳ر ۱ر
			رامائن بالمیکی	عہ	۵ر	متفرق کتب	دھوپ بہشت ۱ر نہ
			نور جہان و جہانگیر	عہ	۶ر	مسلمان میم	۲ر ۱۰ر
			حیات اورنگ زیب	۱۲ر	۳ر	مرات النسا	۸ر ۲ر
			رحیدر	۸ر	۲ر	ہجرت محمدی	۳ر ۳ر
			دوست محمد خاں	۸ر	۲ر	تبلیغ الاسلام	۴ر ۲ر
			امام ابو یوسف ع	۳ر	۱ر	سراج محمدی	عہ ۱۰ر
			ابن جوزی ع	۳ر	۱ر	خصائل محمدی	۸ر ۶ر
			ابن سیرین ع	۳ر	۱ر	بشارت محمدی	۴ر ۳ر
			ابو اسحٰق شیرازی ع	۳ر	۱ر	شمع محمدی	۱۲ر ۸ر
			ابن صائغ اندلسی ع	۳ر	۱ر	محفل محمدی	۴ر ۳ر
			ابو حیان غرناطی ع	۳ر	۱ر	باغ اولیا ہند	عہ ۱۲ر
			ابن سمعون ع	۳ر	۱ر	پیارے رسولوں کے پیارے حالات	۳ر ۱ر
			امام اعظم ع	۵ر	۱۰ر	قصص الانبیا	۴ر ۸ر
			مجنوں	۳ر	۱ر	احسن القصص	۶ر ۱۲ر
			منصور	۵ر	۱۰ر	خواص قرآنی	۴ر ۸ر
						عورت کی تعلیم	۴ر ۸ر

پشیمانی	۱۰ر	۲ر				اشاعت تعلیم	۲ر ۹ر
تصویر حسرت	۱۲ر	۶ر				راز حقانی فیض رحمانی	۱ر ۸ر
حیرت	عہ	۸ر				رسالہ روحانیت	۱ر ۸ر
جادوگر	عہ	۴ر				حکایت الصالحین	۱ر ۸ر
ثمرہ نیکی	۸ر					سناجاتاوڈایا صاحب	۱ر ۸ر
جمیل و شکیلا	۱۴ر					قصہ سخی خواص خان	۱ر ۸ر
ایم اے کی ڈگری	عہ					ہدایت رحیمی طریقہ	۱ر ۸ر
چنچل کماری	۸ر	۲ر				پنجسورہ مترجم عمدہ	۴ر ۲ر
حسن اتفاق	۸ر	۳ر				دعائے گنج العرش مترجم	۴ر ۲ر
گیتی آرا	۸ر	۴ر				نماز مترجم	۲ر ۱۰ر
چندر مکھی	۸ر	۴ر				نعت ہی نعت	۴ر ۲ر
مہر جبیا	۸ر	۳ر				پہلا سیارہ	۴ر ۲ر
ثمرہ دیانت	عہ	۶ر				تفسیر فیروزی	۴ر ۲ر
عشق دلفریب	۱۲ر	۶ر					
نئی نویلی	۸ر	۴ر					
دلچسپ ہر دو حصہ	عہ	۶ر					

محصول مذہ خریدار کے ذمہ - منیجر کتبخانہ ٹی - سی - گجراتی لوہاری دروازہ لاہور

KHILAFAT LIBRARY

باوانانک رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری

یہ اُس ولی اللہ کی سوانحعمری ہے جس نے ہندوؤن کے گھر مین پیدا ہوکر ۱۴۶۹ء مین جبکہ نہ صرف پنجاب بلکہ تمام ہندوستان مین ظلمت کے گھٹاٹوپ بادل چھائے ہوئے تھے ایسے وہندو کارہ اور فیج اوج کے زمانہ مین ہندوؤن کے تمام عقائد باطلہ کا کھنڈن کرکے نماز - روزہ - حج زکوٰۃ کی تعلیم دے کر جگہ بہ جگہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول کا نعرہ بلند کیا اور اسلام کی سچائی کا ڈنکہ بجاکر کل ہندوؤن پر اتمام حجت کردی اس سوانحعمری کے تمام حوالے سکھ صاحبان کے گرنتھ اور معتبر کتب سے لئے گئے ہین - غرضیکہ یہ کتاب قطعی محققانہ اور مورخانہ پیرائے مین لکھی گئی ہے ۱۸×۲۲ کے ۷۰ صفحہ کی کتاب ہے - چھپائی لکھائی اعلیٰ کاغذ نہایت نفیس - قیمت صرف ۸ر

ایجنٹ جن کے خریدار سے محض چار روپے آٹھ (۸ر) یعنی فی کاپی ۶ر - ملنے کا پتہ -

ایڈیٹر نور - قادیان

کارخانہ راحت روح عطریات قنوج

یہان سے ہر قسم کے عطریات گلاب کیوڑہ - موتیا - چمبیلی - رحنا - حربادی گل وغیرہ فی تولہ ۸ر سے لیکر ۱ر تک اور تیل بالونگا چمبیلی حنا وغیرہ فی سیر ایک روپیہ سے ۱ر تک اور عرق گلاب کیوڑہ وغیرہ فی سیر چار آنے سے لے کر چار روپے تک اور ہر قسم کے عطردان اور ہر قسم کی شیشیان گلقند - قوام - تمباکو خوردنی خمیرہ خوشبودار وغیرہ لوازمات از روئے بازار نرخ ترمیم ہوتا رہتا ہے جو صاحب طلب فرماوین معہ نام پورا پتہ خوشخط بنام کارخانہ ارسال فرماوین - اجازت دینے یا پیشگی قیمت خصوصاً ریلوی پارسل کے واسطے کچھ نقد ضرور آنا چاہیئے المشتہر - کارخانہ راحت روح عطریات قنوج محمد عبدالصمد و

ارے دوڑو! جلدی دوڑو!

جلدی سے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر مین ایسی ہی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہین - اگر پہلے ہی سے تھوڑا سوچو - تو یہ تکلیف کیون اٹھانا پڑے کیون نہین عرق کافور کی ایک شیشی لے کر گھر مین ڈال رکھتے ہو یہ اصلی عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی اکسیر دوا ہے گرمی کے دست پیٹ کا درد مروڑ اور تلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے - قیمت فی شیشی چار آنے محصولڈاک ایک شیشی سے لیکر چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچے دار کو یہ دوا گھر مین رکھنی چاہیئے یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیون سے بنایا گیا ہے اس کا رنگ بھی مثل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازہ پتیون کی مانند رہتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے - پیٹ کا پھولنا ڈکار کا آنا - پیٹ کا درد بدہضمی متلی اور اشتہار کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتین دور ہوجاتی ہین - گود کے بچہ کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوسری دوا نہین ہے - قیمت فشیشی ۸ر محصول ۵

پیپرمنٹ کا تیل

پیٹ کا درد بدہضمی ریاح کے فساد مین یہ ایک بہت مشہور دوا ہے یہ پیپرمنٹ افریقہ سے منگایا جاتا ہے ولایتی پیپرمنٹ سے یہ کہین بڑھ کر بہتر اور مفید ہے اس پیپرمنٹ مین تارپین کا تیل ملاکر ایک شیشی کی تین شیشی بناکے لوگ بازارون مین ۲ر ۶ر فی شیشی آدھ اونس فروخت کرتے ہین - محصولڈاک ایک سے چار شیشی تک ۵

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۶۵ مسر تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سُرمہ ست سلاجیت

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سُرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہورہا ہے اس اثنا مین بہت سے لوگون نے فائدہ اُٹھایا ہے یہ سُرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہ کے مجوزہ نسخہ کے موافق طیار کیا گیا ہے یہ اصلی ممیرا مین کو خود حضرت نے دیکھ کر اصلی ممیرا ہونے کی تصدیق کی اس مین ڈالا گیا ہے حضرت نے اس سرمہ کے متعلق خود فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" اس شہادت کے بعد مجھ کسی اور شہادت کی ضرورت نہین کیونکہ چار لاکھ افراد کا امام جو طبی حیثیت اور تجربہ سے بھی طبی امام کہلانے کا جائز حقدار ہے اس کے مفید ہونیکی شہادت دیتا ہے - یہ سرمہ دھندلا پھولا اور دیگر امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے - قیمت سرمہ قسم اول ۱ر - قسم دوم ۸ر - سوم عہ اصلی ممیرا قسم اول صہ - قسم دوم ۷ر

ست سلاجیت

مقوی جمیع اعضا نافع صرع - منہی طعام قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر وجذام واستسقاء وزردی رنگ و تنگی نفس وشیخوخیت وفساد بلغم وقاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ ومثانہ وسلسل البول وسیلان منی ویبوست ودرد مفاصل وغیرہ وغیرہ امراض کے لئے بہت مفید ہے - بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کرین - قیمت فی تولہ ۸ر

لنگیان اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیان مشہدی اور پشاوری بادامی سیاہ اور سفید ماشی ریشمی سوتی لٹری صافے سفید اور بادامی پشاوری ٹوپیان اور نمدی پشاوری جوتیان ہر قسم کی اور ہر قیمت کی ملتی ہین -

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور